اخبار احمدیہ

ــ • ربوہ ۲۶ احسان / جون۔ سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آج علی الصبح ربوہ سے باہر تشریف لے گئے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ نے اپنی غیر حاضری کے دوران ربوہ میں محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کو امیر مقامی مقرر کیا ہے۔ اس کے علاوہ مولانا عبد المالک خان صاحب۔ مولانا غلام محمد صاحب، مولانا دوست محمد صاحب شاہد اور مولانا نذیر احمد مبشر صاحب کو بالترتیب امام الصلوٰۃ مقرر فرمایا ہے

حضور ایدہ اللہ کی صحت کے بارے میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر ہے

احباب کرام خصوصی توجہ التزام اور ورد والحاح سے دعاؤں میں لگ جائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے آقا ایدہ اللہ کو اپنی خاص حفاظت میں رکھے صحت و سلامتی عطا فرمائے۔ اور ہر قدم پر حامی و ناصر ہو۔ آمین

یہ لگن پیدا کرو کہ قرآنی علوم و معارف حاصل کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھو گے

روحانی اور مادی علوم میں کوئی دوری نہیں۔ قرآن کریم میں ان دونوں علوم کے لئے آیت کا لفظ استعمال ہوا

مسجد احمدیہ اسلام آباد میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا خطبہ جمعہ

اسلام آباد ۳۰ مئی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج ناسازی طبع کے باوجود مسجد احمدیہ اسلام آباد میں تشریف لا کر نماز جمعہ پڑھائی۔

نماز سے قبل خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے اسلام کے موعودہ غلبہ کے تعلق میں جس کے دن قریب سے قریب تر آ رہے ہیں اپنے جاری کردہ تعلیمی منصوبہ کی اہمیت بہت روح پرور انداز میں ذہن نشین کرائی۔ حضور نے فرمایا اسلام کا کامل غلبہ قرآنی تعلیم اور آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ذات بابرکات کے حسن و احسان کے ذریعہ مقدر ہے۔ اس سے حسب استعداد مستفیض ہو بہرہ اندوز ہونے میں اس تعلیمی منصوبہ کی تکمیل شقوں پر کماحقہ عمل پیرا ہونا ضروری ہے۔

اس تعلق میں حضور نے واضح فرمایا۔ کہ ہمیں دو باتیں بنیادی اصل کے طور پر بتائی گئی ہیں۔ اوّل یہ کہ اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰن اور دوسرے یہ کہ کُلُّ بَرَکَۃٍ مِّنْ مُّحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ یعنی یہ کہ ہر قسم کی خیر قرآن مجید میں موجود ہے۔ اور یہ کہ ہر برکت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی اور اتباع کے ساتھ وابستہ ہے جہاں تک قرآن مجید کا تعلق ہے انسان اس کے سمجھنے میں غلطی کر سکتا ہے۔ اسی لئے فرمایا کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے صحیح طور پر قرآنی تعلیم کا جو مفہوم سمجھا۔ اور پھر جس طرح اس پر عمل کر کے دکھایا ٹھیک ٹھیک اس کے مطابق تم بھی قرآن کو سمجھو اور اس پر عمل کرو تاکہ تم غلطی سے بچ سکو۔ اس کے لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی کامل پیروی اور آپ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے قرآنی تعلیم کا حصول ضروری ہے۔ یہ بھی ممکن ہو سکتا ہے کہ ہم اوّل علم حاصل کریں۔ دوسرے ہمارے دلوں میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا پیار پیدا ہو تیسرے ہمارے اندر یہ جوش اور لگن موجود ہو کہ ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلتے ہوئے قرآنی علوم و معارف سے بہرہ ور ہونے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں گے۔

حضور نے فرمایا اس غرض کی کماحقہ تکمیل کے لئے ہی میں نے تعلیمی منصوبہ جماعت کے سامنے رکھا ہے۔ اور ملک اس منصوبہ پر کماحقہ عمل پیرا ہونے کی تلقین کی ہے۔ اس ضمن میں حضور نے بعض لوگوں کی ایک غلط فہمی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ صرف روحانی باتیں ہی قرآن میں مذکور ہیں۔ ان کے نزدیک روحانی علوم اور مادی علوم میں بعد المشرقین پایا جاتا ہے۔ حالانکہ یہ انداز فکر ہرگز درست نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے روحانی علوم اور مادی علوم میں کوئی

باقی آئندہ صفحہ پر

محترمہ صاحبزادی امۃ السلام صاحبہ انتقال فرما گئیں

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّاۤ اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جنازہ غائب پڑھائی

اسلام آباد ۲ جون۔ حضرت اقدس نے آج اپنی قیام گاہ بیت الفضل میں مغرب و عشاء کی نمازوں کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سب سے بڑی پوتی صاحبزادی امۃ السلام صاحبہ بنت حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ اور بیگم مرزا [illegible] پڑھائی۔ نماز جنازہ پڑھانے سے قبل حضور نے حاضرین کو مخاطب کر کے فرمایا حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ کی سب سے بڑی بیٹی اور ہماری چچا زاد بہن آج وفات پا گئی ہیں۔ وہ مجھ سے دو تین سال بڑی تھیں۔ حضرت اماں جانؓ کو ان سے بہت پیار تھا اور ان کے بچپن میں انہیں پاس رکھا کرتی تھیں۔ وہ بہت ہی خوبیوں کی مالک تھیں۔ اب میں ان کا جنازہ غائب پڑھاؤں گا۔ دوست ان کے درجات کی بلندی کے لئے دعا کریں۔

خلاصہ خطبہ جمعہ بقیہ صفحہ اوّل

تفریق نہیں کی بلکہ انہیں ایک دوسرے کا مدومعاون قرار دیا ہے۔ اسی لئے اس نے قرآن مجید میں روحانی مظاہر کو ہی نہیں بلکہ دنیا میں رونما ہونے والی ہر مادی تبدیلی کو بھی اپنا ایک نشان قرار دیا ہے۔ اور ہر دو کے لئے آیات کا لفظ استعمال فرمایا ہے اس سے ظاہر ہے کہ ہر دو قسم کے علوم میں دسترس حاصل کرنے کے لئے قرآن کو پڑھنا اور اس کے منشاء کو سمجھنا اور اس کے معارف سے آگاہی حاصل کرنا ضروری ہے۔

حضور نے فرمایا کہ اسی لئے میں نے کہا ہے کہ ہر شخص قرآن پڑھے۔ سو تفسیر صغیر اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیان فرمودہ تفسیر قرآن اور دیگر مستند کتابیں خود بھی پڑھو اور اپنے بچوں کو بھی پڑھاؤ۔ اور بچوں میں یہ عادت ڈالو کہ وہ خود شوق سے ان بنیادی کتب کا مطالعہ کریں پھر میں نے کہا ہے کہ قرآن کریم کو سمجھنے کے لئے اور اس میں بیان کردہ حقائق پر غور کرنے کے لئے ہمارا ہر بچہ میٹرک ضرور پاس کرے۔

پھر میں نے یہ بھی کہا ہے کہ خدا تعالیٰ نے ہمارے بچوں کو تحصیل علم کی جو قوتیں اور صلاحیتیں عطا کی ہیں۔ ان کی نشوونما کا ایسا انتظام کیا جائے۔ کہ کسی باصلاحیت بچے کی تعلیمی ترقی میں عدم وسائل کی بناء پر روک واقع نہ پڑے بلکہ وہ اپنی صلاحیت کے مطابق اعلیٰ سے اعلیٰ صلاحیت حاصل کر سکے۔

حضور نے یہ بھی فرمایا کہ میرا اندازہ ہے۔ کہ اس تعلیمی منصوبہ پر عمل پیرا ہونے میں جماعت ہائے احمدیہ کو جتنی کوشش کرنی چاہیئے تھی۔ انہوں نے اس کا دسواں حصہ کوشش بھی نہیں کی ہے۔ ہماری جماعت میں میرے اندازے کے مطابق ایک لاکھ پڑھنے والے بچے ہیں۔ جبکہ اب تک بچوں کی طرف سے اندازاً دس پندرہ ہزار خطوط موصول ہوئے ہیں۔ تعلیمی منصوبہ کے ضمن میں میں نے جن باتوں کی طرف توجہ دلائی ہے۔ وہ جماعتی زندگی کے لحاظ سے معمولی باتیں نہیں ہیں۔ اسلام کے موعودہ غلبہ میں ان چیزوں کا بڑا حصہ ہے۔

حضور نے فرمایا ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ سمجھے کہ اس کی زندگی کا کیا مقصد ہے۔ اور اسے دنیا میں کیا کرنا ہے۔ عمل اور جدوجہد کا تعلق مقصد سے ہے۔ مقصد جتنا بلند ہوگا۔ اس کے لئے عمل اور جدوجہد بھی اتنی ہی زیادہ کرنی ہوگی۔ جیسے زمین سے آسمانوں کی رفعتوں میں جاکر اپنے رب کا پیار حاصل کرنا ہو۔ اس کے لئے تو بہت زیادہ کوشش کرنی چاہئے

خطبہ کے شروع میں حضور نے اپنی موجودہ علالت کا ذکر فرماکر اپنی صحت یابی اور دین کی مقبول خدمت کے لئے دعا کی تحریک فرمائی۔ اور خطبہ کے آخر میں پھر دعا کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ سب کو صحت دے اور صحت سے رکھے۔ اور پیار اور محبت کے رنگ میں ہمارے دلوں کے اندر یہ جذبہ اور یہ لگن ہمیشہ قائم رہے کہ ہم نے بنی نوع انسان کو ہلاکت سے بچانا ہے اور انہیں محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع کرنا ہے۔

نماز جمعہ کے ساتھ حضور نے نماز عصر بھی جمع کرکے پڑھائی ٭

بیرونی ممالک کے دورے کے دوران اہلِ ربوہ آپس میں پیار اور محبت سے رہیں

غلط فہمیاں دور کرنے کے لئے اگر اپنے حقوق بھی چھوڑنے پڑیں تو بے شک چھوڑ دو

اپنی بیماری کے بارے میں حضور کی زبان مبارک سے تفصیلات کا ذکر

ربوہ ۲۰ احسان/جون۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ نے اہل ربوہ کو ارشاد فرمایا ہے کہ وہ بیرونی ممالک کے دورے کی وجہ سے حضور کی غیر حاضری کے دوران آپس میں پیار اور محبت سے رہیں۔ حضور نے آج یہاں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے بتایا کہ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے میرا ارادہ اس سال بیرونی ممالک جانے کا ہے۔ حضور نے اہل ربوہ کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف متوجہ کرتے ہوئے نصیحت کی کہ کبھی بھی ایک دوسرے سے [illegible] کسی کا حق نہ مارو۔ غلط فہمیاں دور کرنے کے لئے اگر اپنے حقوق بھی چھوڑنے پڑیں تو بے شک چھوڑ دو۔ کیونکہ دینے والا تو اللہ ہے جب دینے پہ آتا ہے تو اتنا دیتا ہے کہ سنبھالا نہیں جاتا۔ اور اللہ تعالےٰ افراد کو بھی دیتا ہے اور جماعت کو بھی حضور نے جماعت پر اللہ تعالےٰ کی برکتوں کے ضمن میں مثال کے طور پر نصرت جہاں آگے بڑھو سکیم کا حوالہ دیا اور بتایا کہ اس میں جماعت نے اللہ تعالےٰ کے حضور بڑے پیار کے ساتھ ۵۲ لاکھ روپے سے زائد کی قربانی پیش کی تھی۔ اللہ تعالےٰ نے اس میں اتنی برکت ڈالی کہ اس سال مغربی افریقہ کے ان ممالک میں جہاں یہ سکیم جاری کی گئی تھی نصرت جہاں سکیم کا سالانہ بجٹ ۴ کروڑ روپے تک پہنچ گیا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ ویسے تو ۵۲ لاکھ روپے اتنے بڑے مقصد کے لئے کوئی چیز ہی نہیں۔ اور اس روپے سے تو ہم جوں کی چال سے بھی نہیں چل سکتے مگر خدا تعالیٰ تو پیسے کی ضرورت نہیں۔ وہ تو دل میں جو پیار موجزن ہے اس کو دیکھتا ہے اور اس کے مطابق سلوک کرتا ہے۔

حضور نے اہل ربوہ کو فرمایا کہ ہر شخص اس بات کا ذمہ دار ہو کہ ربوہ کی فضا محبت کی فضا ہو۔ دکھوں کو دور کرنے والی فضا ہو۔ خوشحالی کے سامان اور خوشی پیدا کرنے والی فضا ہو۔

حضور نے دعا فرمائی کہ ہر احمدی مسلمان محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلنے والا ہو۔ اور ہم اس قابل بن جائیں کہ دنیا ہماری تقلید کر کے خدا کے فضلوں اور رحمتوں کو اسی طرح حاصل کرنے کی کوشش کرے کہ جس طرح ہم اپنے رب سے خیر ہی خیر طلب کرتے ہیں۔

بیماری کی تفاصیل

اس سے پہلے حضور نے خطبہ کے شروع میں اپنی بیماری کی تفاصیل بتائیں۔ حضور نے فرمایا ان کی صحت نوے فیصدی ٹھیک ہوگئی ہے۔ اور بیماری ابھی دس فیصدی باقی ہے۔ حضور نے ان تفاصیل کے بارے میں احباب کو بتایا اور واضح فرمایا کہ آپ یہ تفاصیل اس لئے بیان کر رہے ہیں کہ احباب جماعت کو دعاؤں کی تحریک ہو حضور نے فرمایا احباب دعا کریں کہ خدا تعالیٰ مجھے صحت دے تا میں اپنی ذمہ داری پورے طور پر نبھا سکوں حضور نے احباب جماعت پر زور دیا۔ کہ وہ حضور کی بیماری کلیتہً دور ہونے کے لئے دعائیں کریں۔ اللہ تعالےٰ پوری طاقت عطا کرے اور جب تک زندگی ہے رب کریم سے امید ہے کہ وہ طاقت دے گا تاکہ سارے کے سارے کام اردو ہی نپٹائے جاسکیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنی صحت کے بارے میں تفصیل بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ مجھے بیماری کا حملہ ۲۵ اور ۲۶ اپریل کی درمیانی شب کو ہوا۔ میں سویا تو چنگا بھلا تھا اور جب اٹھا تو شدید بیمار تھا۔ حضور نے فرمایا کہ گردے پہ حملہ ہوا۔ بڑی انفکشن ہوئی۔ حضور نے علاج کی تفاصیل بتاتے ہوئے فرمایا کہ انسان بڑا عاجز ہے دعوے تو بڑے کرتا ہے۔ لیکن ہے۔ عاجز۔

باقی صفحہ ۴ پر

اسلام کی تعلیم بچوں پر شفقت اور تربیت کے بارہ میں

مرسلہ: حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ

★

قوموں کی ترقی اور تنزل میں نئی نسل کا بہت بڑا دخل ہوتا ہے۔ اگر کوئی قوم اپنے نونہالوں کی جسمانی، روحانی، ذہنی اور اخلاقی لحاظ سے تربیت کرنے کا پورا انتظام کر لے تو وہ تنزل کے خطرہ سے باہر ہو جاتی ہے۔ اس بنیادی نقطہ کے مدنظر بانئ اسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مسلمان کا فرض قرار دیا ہے کہ وہ اولاد کو تعلیم و تربیت کے بہترین زیور سے آراستہ کرے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں: مَانَحَلَ وَالِدٌ وَلَدًا مِنْ نَحْلٍ اَفْضَلَ مِنْ اَدَبٍ حَسَنٍ (ترمذی کتاب البر والصلۃ) یعنی کوئی باپ اپنے بچہ کو اس سے بہتر عطیہ نہیں دے سکتا کہ وہ اس کی اچھی تربیت کرے۔

○ ○ ○ ○ ○

جہاں بانئ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے تربیت اولاد کی طرف اور اپنے بعد بہترین نسل چھوڑنے کی طرف ہر مسلمان کی توجہ مبذول کرائی، وہاں تربیت کرنے کے بہترین اصول بھی بیان فرمائے۔

○ ○ ○ ○ ○

بچپن کی عمر سیکھنے کی عمر ہوتی ہے۔ اگر بچوں کو محبت اور پیار سے کوئی بات بتلائی جائے تو وہ اس کو توجہ سے اخذ کرتے اور عمر بھر اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں حضرت بانئ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے اس زریں اصول کو ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے۔ آپ فرماتے ہیں: لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيْرَنَا وَيُعَقِّرْ كَبِيْرَنَا (ترمذی کتاب البر والصلۃ باب ما جاء فی رحمۃ الصبیان) یعنی جو شخص بچوں سے شفقت اور محبت کا معاملہ نہیں کرتا اور بڑوں کا احترام نہیں کرتا۔ اس کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ گویا اسلامی تعلیم میں بچوں کے ساتھ شفقت کا معاملہ کرنا مذہب کا حصہ قرار دیا گیا ہے۔

○ ○ ○ ○ ○

تربیت کا دوسرا اصول جس کی طرف حضرت بانئ اسلام نے توجہ دلائی، وہ اکرام اولاد ہے۔ آپ فرماتے ہیں: اَكْرِمُوْا اَوْلَادَكُمْ وَاَحْسِنُوْا اَدَبَهُمْ (ابن ماجہ کتاب الادب) یعنی اپنی اولاد کی عزت کرو اور ان کی بہترین تربیت کرو۔ اکرام اولاد کے بارہ میں آپ کا اپنا نمونہ یہ ہے کہ جب کبھی آپ کی صاحبزادی فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ کے پاس تشریف لاتیں آپ ان کے استقبال کے لئے اٹھ کھڑے ہوتے۔ ان کو پیار کرتے اور اپنے بیٹھنے کی جگہ پر ان کو بٹھاتے (ترمذی کتاب المناقب) پس ضروری ہے کہ بچوں کی عزت نفس کا خیال رکھا جائے۔ ان کو عزت کے الفاظ کے ساتھ مخاطب کیا جائے اور ان کے ساتھ کوئی ایسا معاملہ نہ کیا جائے جو ان کو ان کے ہم عمر ساتھیوں کی نظر میں گرانے والا ہو۔

○ ○ ○ ○ ○

تربیت کے بارہ میں تیسرا اصول حضرت بانئ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ بتایا ہے کہ بچوں کے درمیان عدل اور مساوات برتی جائے۔ ایک کو دوسرے پر بلاوجہ فوقیت نہ دی جائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی نعمان بن بشیر بیان کرتے ہیں کہ ان کے والد نے ان کو کچھ عطیہ دیا۔ وہ کہتے ہیں، میری والدہ نے ان کو کہا: جب تک آپ اس پر آنحضرت کو گواہ نہ ٹھہرائیں میں اس عطیہ کو دیا جانا پسند نہیں کرتی۔ چنانچہ نعمان کے والد آنحضرت کے پاس آئے اور سب واقعہ بیان کیا۔ آپ نے فرمایا: کیا تم نے اپنے سب بچوں کو ایسے ہی عطیات دیئے ہیں؟ انہوں نے کہا: نہیں۔ تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، خدا کا خوف کرو اور اولاد کے درمیان عدل کرو۔ چنانچہ نعمان کے والد نے ان سے عطیہ واپس لے لیا۔ (بخاری کتاب الھبہ)

□ □ □ □ □

اسلامی تعلیم کے مطابق بچے کی تربیت کا زمانہ اس کی ولادت کے فوری بعد سے شروع ہو جاتا ہے اور اسلام نے اس وقت سے بچوں کی طرف توجہ کرنے کی تلقین فرمائی ہے۔ لیکن جب بچہ دو اڑھائی سال کی عمر کو پہنچتا ہے اور خود کھانا شروع کر دیتا ہے تو ضروری ہوتا ہے کہ اس کو کھانے کے آداب بتائے جائیں اور جوں جوں وہ قدم آگے رکھتا ہے، اس کے حالات کے مطابق اس کو رہنے سہنے ملنے ملانے کے طریق سے شناسا کیا جائے۔ بانئ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے ساتھ بیٹھ کر کھانے والے بچوں کو یوں آداب سکھائے: فرمایا: سَمِّ اللّٰهَ وَكُلْ بِيَمِيْنِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيْكَ (بخاری کتاب الاطعمہ) کہ اے بچے! کھانا شروع کرتے وقت اپنے محسن اللہ کا نام لو جس نے تمہیں کھانا دیا۔ پھر دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے آگے سے کھاؤ۔

□ □ □ □ □

جب ایک مسلم بچہ سات سال کا ہو جائے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ روزانہ کی اسلامی عبادت نماز بجالائے اور چونکہ اس عبادت سے پہلے جسم کے اعضا اور کپڑوں کی صفائی ضروری ہے، اس لئے اسے یہ سمجھایا جانا ضروری ہے کہ عبادت کے وقت وہ خود بھی صاف ہو اور اس کے کپڑے بھی صاف ہوں (ابوداؤد)

□ □ □ □ □

اسلام ہمیں یہ تعلیم دیتا ہے کہ جب مسلمان آپس میں ملیں تو السلام علیکم کے الفاظ کہیں۔ اس فقرہ کے معنے یہ ہیں کہ ہم میں سے ہر ایک دکھ اور تکلیف سے محفوظ رہے۔ بانئ اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کا طریق تھا کہ جب آپ بچوں کے پاس سے گذرتے تو ان کو السلام علیکم کہتے تا بچے اس بات کو ملحوظ رکھیں کہ ہم نے آپس میں ملتے ہوئے یہ دعائیہ الفاظ کہنے ہیں۔

□ □ □ □ □

بچپن کا زمانہ کھیل کود کا زمانہ ہوتا ہے اور بچوں کی تربیت کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ ہم ان کو کھلائیں۔ ان کے اندر گھل مل جائیں۔ پیار سے ان کو سیکھنے والی باتیں بتائیں اور لطائف و ظرائف سے ان کو محظوظ کرتے رہیں تاکہ وہ ہم سے مانوس رہیں اور ہم ان کے کانوں میں ضروری باتیں ڈال سکیں۔

○ ○ ○ ○ ○

باقی اگلے صفحہ پر

بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کے نبی تھے۔ ان کے کندھوں پر دنیا کی ہدایت کا بہت بڑا بوجھ تھا۔ لیکن ان سب باتوں کے باوجود آپ بچوں کے ساتھ بہت شفقت فرماتے۔ بعض دفعہ آپ اپنے نواسوں حسن اور حسین کو اپنے پاؤں پر پاؤں رکھ کر کھڑا ہونے کو کہتے اور ان کو اوپر اٹھنے کو کہتے اور اس طرح ان کو کھلاتے۔ (ادب المفرد)

○ ○ ○ ○ ○

انس بن مالک (جو چھوٹے بچے تھے اور آنحضرت کی خدمت کرتے تھے) وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بسا اوقات ہم بچوں کے پاس آتے اور ان میں گھل مل جاتے اور ان سے لطائف و ظرائف کی باتیں کرتے۔ انس کہتے ہیں کہ ان کا ایک چھوٹا بھائی تھا، جس کا نام ابو عمیر تھا۔ اس نے بلبل کا ایک بچہ پال رکھا تھا جس کے ساتھ وہ کھیلا کرتا تھا، وہ مر گیا تو آنحضرت بطریق مزاح فرماتے: یَا اَبَا عُمَیْر، مَا فَعَلَ النُّغَیْر۔ اے ابو عمیر، تمہارے بلبل کے بچے کو کیا ہوا؟ اس طرح آپ نے ایک چھوٹے بچے کا غم غلط کیا۔ (ادب المفرد باب المزاح مع الصبی)

○ ○ ○ ○ ○
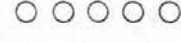
حضرت ابن عمرؓ ایک بڑے اسلامی بزرگ ہوئے ہیں، انہوں نے آنحضرت کی صحبت اور تربیت پائی تھی، ابو عقبہ بیان کرتے ہیں کہ وہ ایک دفعہ حضرت ابن عمرؓ کے ساتھ جا رہے تھے کہ حضرت نے راستہ میں حبشی بچوں کو کھیلتے دیکھا، آپ کھڑے ہو گئے اور اچھی کھیل پر ان کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے دو درہم بطور انعام دیئے (ادب المفرد)

○ ○ ○ ○ ○
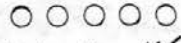
بچوں کی تربیت ایک نازک کام ہے، اس میں بعض اوقات ایسی مشکلات پیش آجاتی ہیں، جن میں انسان گھبرا جاتا ہے۔ ایسے حالات میں کامیاب ہونے کے لئے مسلمانوں کی مقدس کتاب قرآن مجید نے یہ دعا سکھائی ہے: رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَ ذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا۔ (سورۃ الفرقان نمبر ۲۵) یعنی اے ہمارے اللہ ہمیں توفیق عطا فرما کہ ہم اپنے بچوں کی بہترین تربیت کر سکیں اور ان کا مستقبل روشن ہو اور وہ قوم و ملت کے چمکتے ہوئے ستارے بن کر ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک بنیں۔ ●

بیماری کی تفصیل - بقیہ صفحہ نمبر ۲

بقیہ صفحہ نمبر ۲

انفکشن کو ٹیسٹ اور کلچر کروانے کے لئے کہ کونسی دوا مؤثر ہے تین جگہوں سے ٹیسٹ کروائے گئے۔ تو تینوں کے نتائج مختلف نکلے۔

حضور نے فرمایا کہ فیصل آباد والوں نے ایک قسم کے جراثیم بتلائے اور دوائی تجویز کی۔ لاہور والوں نے دوسری قسم کے جراثیم بتلائے اور دوائی بتلائی۔ اور اسلام آباد والوں نے ایک تیسری قسم کی تشخیص کی اور علیحدہ دوائی بتلائی۔ وہاں پر ایک احمدی ڈاکٹر ہیں بڑے زیرک اور مخلص۔ اللہ تعالیٰ ان کی عمر اور کام میں برکت ڈالے اور ہاتھ میں شفا دے۔ میں جب اسلام آباد گیا تو اس وقت بیماری کا حملہ ہوئے دو ہفتہ سے زائد ہو چکے تھے۔ اس عرصہ میں ایک اینٹی بائیوٹک دوائی ڈاکٹروں نے تجویز کی تھی۔ غالباً اس بیماری کو تو کچھ اس دوائی نے سنبھالا اور مؤثر ہوئی۔ مگر گردوں پر اس دوائی نے حملہ کر دیا۔ اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ گردوں نے کام بند کر دیا اور دو دن تک گردوں نے پیشاب ہی نہیں بنایا۔ اس لئے بڑی فکر ہوئی، پیشاب آور دوائیں دی گئیں۔ حضور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ساری دوائیں کھا لینی چاہئیں۔ جس میں اللہ تعالیٰ نے شفا رکھی ہوگی وہ مؤثر ہو جائے گی۔ اسی طرح خرک سے اپنے آپکو بچانا چاہیئے۔ حضور نے فرمایا کہ اس کے مطابق پیشاب [illegible] اور یہ [illegible] استعمال کی گئیں۔ تاکہ گردے کام شروع کر دیں۔ حضور نے فرمایا کہ ایک ایلوپیتھک دوائی کے ساتھ جو لٹریچر تھا اس میں یہ درج نہیں تھا کہ اس میں میٹھا بھی پڑا ہوا ہے۔ حضور نے بتایا کہ میں ذیابیطس کا مریض ہوں مگر بہت کم دوائی کے استعمال سے اپنی شکر کنٹرول میں رکھتا ہوں اس طرح سے مجھے ذیابیطس کی تکلیف نہیں ہوتی۔ اس ایلوپیتھک دوائی سے شکر کے نظام میں نقص پیدا ہونا شروع ہو گیا۔ حضور نے فرمایا کہ میں نے پتہ کروایا تو میرے شبہے کی تصدیق ہو گئی کہ اس میں میٹھا تھا اور میں شکر کا مریض تھا۔ مجھے خالص میٹھے کے تین پیالے بھر کر پلائے گئے۔ اس طرح سے میرے جسم کی اندر کی شکر ۱۳۰ سے بڑھ کر چند دنوں کے اندر ۲۲۰ تک پہنچ گئی۔ اور شکر کی تمامی مقدار قابو سے باہر آ گئی۔ اب یہ دوائیاں اور بیماری کا چکر ہے جس میں میں بیچارہ مریض بیچ میں پھنسا ہوا ہوں۔ پھر اوپر سے گرمی کا اثر ہے۔ حضور نے فرمایا کہ جب سے مجھے ایک ہی سیزن میں تین دفعہ ہیٹ سٹروک ہوا ہے۔ اس کے بعد سے گرمی میری بیماری بن گئی ہے۔ حضور نے بتایا کہ اب دو ماہ سے جو دوائی استعمال کی گئی ہے اس سے فائدہ ہوا ہے۔ اور اب دس فیصد بیماری رہ گئی ہے۔

حضور نے اپنی صحت کے لئے دعا کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا کہ میری کامل صحت یابی کے لئے دعا کریں۔ کیونکہ جو کام میرے کرنے کے ہیں۔ وہ صرف میں ہی کر سکتا ہوں۔ حضور نے بتایا کہ بیماری کی وجہ سے جب ڈاک کا انبار جمع ہو گیا تو میں نے تین راتیں مسلسل کام کر کے کچھ کام نکال دیا، ان میں سے دو راتیں رات دو بجے تک اور ایک رات اڑھائی بجے تک جاگ کر کام کیا تو مجھے کچھ تسلی ہوئی اور جب فاقہ ہوا تو پورا زور لگا کر اسلام آباد میں ساری ڈاک نکال دی۔ حضور نے فرمایا کہ میں عام طور پر رات کے بارہ بجے سے پہلے کبھی نہیں سویا ہوں۔ گرمیوں میں بھی ایسا ہی ہوتا ہے۔ بعض اوقات اس کے نتیجہ میں مجھے اتنا ضعف ہو جاتا ہے۔ کہ میں صبح اٹھ کر مسجد تک بھی نہیں جا سکتا۔ لیکن پھر بھی مسجد میں جا کر نماز وقت پر ادا کرتا ہوں۔

★ ★ ★ ★ ★

ان پر آنے والی نسلیں فخر کریں گی

ربوہ۔ ۱۳ احسان / جون سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے آج یہاں نمایاں پوزیشنیں حاصل کرنے والے طلباء کو طلائی تمغہ جات دیتے ہوئے فرمایا کہ جماعت احمدیہ کے امام سے تمغہ حاصل کرنا بڑی عزت افزائی ہے، آپ کی نسلیں آپ پر فخر کریں گی۔

حضور نے آج کی تاریخی تقریب میں جن ذہین احمدی طلباء کو تمغے دیئے۔ ان کے نام بترتیب ذیل مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ آفتاب احمد اوکاڑہ ملتان بورڈ کے ایف ایس سی کے امتحان میں اوّل رہے۔
۲۔ نسیم الحق خان کراچی۔ کراچی یونیورسٹی میں ایم۔ اے سائیکالوجی میں اوّل رہے۔
۳۔ محمد لئیق احمد دار العلوم غربی ربوہ جامعہ پشاور یونیورسٹی میں ایم۔ اے پولیٹیکل سائنس کے امتحان میں اوّل رہے۔
۴۔ عبد الستار مبشر سندھ یونیورسٹی کے بی۔ ایس سی آنرز کیمسٹری کے امتحان میں اول رہے۔

مندرجہ طلباء کے طلائی تمغہ جات تیار نہیں تھے۔

ساجد سلطان کراچی یونیورسٹی میں ایم ایس سی زوالوجی کے امتحان میں دوم رہے۔

بشارت احمد کراچی یونیورسٹی ایم۔ اے تاریخ اسلام کے امتحان میں سوم رہے۔

یہ ذہین طلباء نہایت ہی خوش قسمت رہے۔ کیونکہ جب یہ طلباء انعام لینے آئے تو سب سے پہلے حضور نے انکو مصافحہ کا شرف بخشا اس کے بعد ہر طالب علم کو حضور نے معانقہ کا شرف بخشا۔ اس کے بعد انہوں نے تفسیر قرآن کی جلدیں وصول کیں۔ اور پھر حضور سے دوبارہ مصافحہ کر کے رخصت ہوئے۔

ڈاکٹر عبدالسّلام کی طرف سے پوپ کو قرآن کریم کا تحفہ

پیرس۔ نوبل انعام یافتہ پاکستانی سائنسدان ڈاکٹر عبدالسلام نے عیسائیوں کے مذہبی راہنما پوپ جان پال دوم کو ایک ملاقات میں قرآن کریم کا نسخہ پیش کیا۔ اس طرح سے خدمتِ قرآن کریم کی عظیم سعادت حاصل کی۔ یہ ملاقات ۲ جون ۱۹۸۰ء کو پیرس میں ہوئی۔ جہاں پر ڈاکٹر عبدالسلام کو لنڈن سے بلایا گیا تھا۔ ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کو اقوام متحدہ کے ادارے یونیسکو کے ڈائرکٹر جنرل مقیم پیرس جناب احمد مختار ایمبو نے دعوت نامہ بھیجا جس میں بتایا گیا کہ پوپ جان پال دوم نوبل انعام یافتہ سائنسدانوں سے ملنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ ڈاکٹر صاحب موصوف کے علاوہ تین اور امن کا نوبل پرائز حاصل کرنے والے افراد اور دو نوبل انعام یافتہ سائنسدان جن میں ایک انگریز اور ایک جرمن شامل تھا اس ملاقات کے موقعہ پر موجود تھے۔ ڈاکٹر عبدالسلام صاحب نے جن کا نمبر اس ملاقات میں سب سے آخر پر تھا اپنی ملاقات کے دوران پوپ سے کہا کہ میں بطور ایک نوبل انعام یافتہ کے اور بطور ایک سائنسدان کے جسے اللہ کی ذات اور الہام پر کامل یقین ہے آپ کو قرآن کریم پیش کرنا چاہتا ہوں جناب پوپ صاحب نے یہ تحفہ شکریہ کے ساتھ قبول کیا۔ قرآن کریم کا تحفہ دینے کی اس تقریب کی روداد فرانسیسی ٹیلی ویژن پر دکھائی گئی۔ ڈاکٹر عبدالسلام صاحب نے قرآن کریم کے انگریزی ترجمہ کا جو نسخہ پوپ پال دوم کو پیش کیا ہے وہ ترجمہ محترم چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نے کیا ہے۔

تقویٰ کی ضرورت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"ہماری جماعت کے لئے خاص کر تقوے کی ضرورت ہے۔ خصوصاً اس خیال سے بھی کہ وہ ایک ایسے شخص سے تعلق رکھتے ہیں اور اس کے سلسلہ بیعت میں ہیں جس کا دعویٰ ماموریت کا ہے تا وہ لوگ جو خواہ کسی قسم کے بغضوں، کینوں یا شرکوں میں مبتلا تھے یا کیسے ہی رو بہ دنیا تھے ان تمام آفات سے نجات پاویں۔" (تقریر دسمبر ۱۸۹۶ء)

دجالی فتنوں سے بچاؤ کا ذریعہ

احباب و خواتین سے درخواست ہے کہ وہ سورہ کہف کی پہلی مندرجہ ذیل آیات کی کثرت سے تلاوت کریں اور اس کے معانی پر غور فرمائیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ①

(میں) اللہ کا نام لے کر جو بے حد کرم کرنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے (پڑھتا ہوں)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلٰى عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَلَمْ يَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا ②

ہر تعریف کا اللہ ہی مستحق ہے جس نے (یہ) کتاب اپنے بندہ پر اتاری ہے، اور اس میں کوئی کجی نہیں رکھی۔

قَيِّمًا لِّيُنْذِرَ بَاْسًا شَدِيْدًا مِّنْ لَّدُنْهُ وَيُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا حَسَنًا ③

(اور اُس نے اسے) سچ سے معمور اور صحیح راہنمائی کرنے والی بنا کر اتارا ہے تاکہ وہ (لوگوں کو) اس کی (یعنی اللہ کی طرف سے آنے والے) ایک سخت عذاب سے آگاہ کرے اور ایمان لانے والوں کو جو نیک (اور ایمان کے مناسب حال) کام کرتے ہیں بشارت دے کہ ان کے لیے (خدا کی طرف سے) اچھا اجر (مقدر) ہے۔

مّٰكِثِيْنَ فِيْهِ اَبَدًا ④

وہ اس (اجر کے مقام) میں ہمیشہ رہیں گے۔

وَّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ⑤

اور (نیز اس نے اس لیے اسے اتارا ہے کہ) تا وہ ان لوگوں کو (آنے والے عذاب سے) آگاہ کرے جو یہ کہتے ہیں (کہ) اللہ نے (فلاں شخص کو) بیٹا بنا لیا ہے۔

مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ وَّلَا لِاٰبَآئِهِمْ كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ اِنْ يَّقُوْلُوْنَ اِلَّا كَذِبًا ⑥

انہیں اس بارہ میں کچھ بھی تو علم (حاصل) نہیں اور نہ ان کے بڑوں کو (اس بارہ میں کوئی علم تھا) یہ بہت بڑی (خطرناک) بات ہے جو ان کے مونہوں سے نکل رہی ہے (بلکہ) وہ محض جھوٹ بول رہے ہیں۔

فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ اِنْ لَّمْ يُؤْمِنُوْا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَسَفًا ⑦

(کیا) اگر وہ اس عظیم الشان کلام پر ایمان نہ لائیں تو تو ان کے غم میں شدت افسوس کی وجہ سے اپنی جان کو ہلاکت میں ڈال دے گا۔

اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْاَرْضِ زِيْنَةً لَّهَا لِنَبْلُوَهُمْ اَيُّهُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ⑧

جو کچھ (روئے) زمین پر (موجود) ہے اُسے یقیناً ہم نے اس کی زینت کا (موجب) بنایا ہے تاکہ ہم ان کا[*] امتحان لیں (کہ) ان میں سے سب سے اچھا کام کرنے والا کون ہے۔

وَاِنَّا لَجٰعِلُوْنَ مَا عَلَيْهَا صَعِيْدًا جُرُزًا ⑨

اور جو کچھ اس (زمین) پر (موجود) ہے اسے ہم یقیناً (ایک دن) مٹا کر ویران سطح بنا دیں گے۔

اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيْمِ كَانُوْا مِنْ اٰيٰتِنَا عَجَبًا ⑩

کیا تو سمجھتا ہے کہ کہف اور رقیم والے لوگ (ہمارے نشانوں میں سے کوئی) انوکھا (نشان) تھے (جن کی نظیر پھر کبھی نہ پائی جا سکتی ہو)

اِذْ اَوَى الْفِتْيَةُ اِلَى الْكَهْفِ فَقَالُوْا رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا ⑪

جب وہ (چند) نوجوان (وسیع غار میں پناہ گزیں ہوئے اور) دعا کرتے ہوئے) انہوں نے کہا (کہ) اے ہمارے رب ہمیں اپنے حضور سے (خاص) رحمت عطا کر اور ہمارے لیے ہمارے (اس) معاملہ میں رشد و ہدایت کا سامان مہیا کر۔

[*] یعنی زمین کے باشندوں کا۔

ہم نے قرآن کریم کی بنیاد پر دوسروں سے آگے بڑھنا ہے

سولھویں فضلِ عمر درس القرآن کلاس کی افتتاحی تقریب میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا خطاب

ربوہ ۲۳ احسان / جون ۔ سیدنا حضرت اقدس امام جماعت احمدیہ خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے کہ ہم نے قرآن کریم کی بنیاد پر دنیا کے ہر علم میں دوسروں سے آگے بڑھنا ہے اور یہی تعلیمی منصوبہ کی بنیاد ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ آج صبح مسجد مبارک میں سولھویں فضل عمر درس القرآن کلاس کا افتتاح فرما رہے تھے۔ حضور نے اس موقعہ پر اپنے خطاب میں اپنے انقلابی اور زبردست تعلیمی منصوبہ کے مختلف پہلوؤں کی وضاحت کی۔ اور فرمایا کہ اس منصوبہ کی بنیاد قرآن کریم کے علوم سیکھنے پر ہے۔ اور اس کی انتہا بھی قرآنی علوم سیکھنے پر ہے۔ حضور نے فرمایا کہ قرآن تمام علوم کا منبع ہے اور بلا استثناء دنیا کا کوئی علم ایسا نہیں ہے جس کے بارے میں قرآن کریم نے بنیادی اصول نہ بتائے ہوں۔ حضور نے فرمایا کہ ہم قرآن کریم کا مطالعہ اسی لئے کرتے ہیں کہ اس دنیا میں بھی اور آنے والی زندگی میں بھی خیر و برکت اور لاانتہا ترقیات حاصل کر سکیں۔ حضور نے فرمایا کہ احمدی بچہ پیچھے رہنے کے لئے پیدا نہیں ہوا۔ اگر وہ پیچھے رہتا ہے تو سستی اس کی ہے۔ اس کے پیدا کرنے والے کی نہیں۔ حضور نے فرمایا کہ ابھی تک جو جائزہ آیا ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ کس قدر ذہین دماغ اللہ تعالیٰ نے احمدی بچوں کو دیئے ہیں۔ ہمیں اس کی ناشکری نہیں کرنی چاہیئے بلکہ ان کی نشو و نما کا فکر کرنا چاہیئے

تعلیمی منصوبہ کی بعض تفاصیل

حضور نے اس منصوبہ کی تفاصیل بتاتے ہوئے فرمایا۔ اس کی بنیاد اس بات پر ہے کہ ہر احمدی بچہ جو کہ طالب علمی کی school going age عمر میں ہے اس کا ہمیں علم ہو اور اس کا نام ہمارے رجسٹروں میں درج ہو۔ ہم ہر احمدی بچے کو پہلی کلاس سے لے کر یا جس کلاس میں وہ اب ہے وہاں سے بچوں اور سال بسال وہ ہماری نگاہ میں رہے کہ اس نے کوئی وقت تو ضائع نہیں کیا۔ وہ ذہن تو ضائع نہیں ہو رہا۔ حالات نے تو اسے پریشان نہیں کیا۔ حضور نے فرمایا کہ یہ ابتدائی بنیادی کام ہے جو میری خواہش کے مطابق گزشتہ مہینوں میں نہیں ہو سکا۔ حضور نے فرمایا اس کی وجہ یہ ہے کہ میں بیمار تھا۔ حضور نے فرمایا شہروں سے تو منظم اور مربوط ہیں بعض اطلاعات آ گئی ہیں۔ مثلاً سیالکوٹ کے دیہات ہیں جہاں پر ایک ایک گاؤں میں ہزاروں احمدی آباد ہیں ان کی فہرستیں ابھی تک نہیں ملیں۔ ایک تعداد تو ان بچوں کی ہے جو کہ سکول جاتے ہیں اور ایک تعداد وہ ہے جن کو جانا چاہیئے۔ ہمارے منصوبے کا تعلق دونوں سے ہے کہ ہر احمدی بچے کو کم از کم میٹرک پاس ہونا چاہیئے اور جو بچے سکول نہیں جا رہے ان کو پوری کوشش کر کے سمجھا بجھا کے سکولوں میں بھجوانا ہے حضور نے فرمایا کہ ایک لاکھ سے زائد اس عمر کے بچے ہیں اگر اگلے دس سال میں یہ تمام بچے میٹرک پاس کر جائیں تو آپ کے اندر ایک بڑی تبدیلی اور بڑا انقلاب پیدا ہو جائے گا۔

مرکز کی ذمہ داری

حضور ایدہ اللہ نے تعلیمی منصوبہ کے سلسلے میں مرکز کی ذمہ داری پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ ساری دنیا کو اسلام کی طرف لانے کی سب سے پہلی ذمہ داری پاکستان کے احمدیوں پر ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ پاکستان میں احمدیت کا مرکز قائم ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس منصوبے کی قیادت اللہ تعالیٰ نے تمہارے ہاتھ میں دی ہے اور تم پر بڑا احسان کیا ہے۔ یہ تم کو اتنی بڑی نعمت دی گئی ہے کہ تم اس کا اندازہ نہیں کر سکتے اسی ذمہ داری کا احساس دلانے کے لئے میں کہتا ہوں کہ پڑھو پڑھو، پڑھو۔

دنیاوی تعلیم پر زور دینے کی وجہ

حضور نے فرمایا کہ قرآن کریم نے آیات کا لفظ جا بجا استعمال کیا ہے اس کا مطلب اللہ کی صفات کے جلوؤں کا اظہار ہے۔ اور کھیتوں میں فصل اگانا اور اس کی جستجو کرنا آیت اللہ میں شامل ہے جس کی کوئی انتہا نہیں۔ حضور نے خشخاش کے دانے کی مثال دی کہ اس کی جستجو کرتے رہو اس کی صفات کبھی ختم نہیں ہوتیں حضور نے فرمایا کہ اس سے واضح ہوتا ہے کہ کائنات کی ہر چیز کا تعلق روحانیت سے ہے اور دنیا کے ہر علم کا تعلق روحانیت اور مذہب سے ہے اور کوئی متقی اور خشیت اللہ رکھنے والا شخص کائنات کی کسی چیز کے متعلق یہ نہیں کہہ سکتا کہ اس سے میرا تعلق نہیں۔ حضور نے تعلیمی منصوبہ میں عام دنیاوی تعلیم حاصل کرنے پر زور دینے کی وجہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ پہلی جماعت فیل جتنا قرآن کریم کا علم حاصل کر سکتا ہے ایک میٹرک پاس اس سے زیادہ قرآن کا علم حاصل کر سکتا ہے اس لئے قرآن کا علم حاصل کرنے کے لئے کم از کم میٹرک پاس ہونا ضروری ہے یہ دنیاوی علم قرآنی علوم سیکھنے میں ممد و معاون ثابت ہوں گے۔

حضور نے فرمایا کہ ہم نے ساری دنیا میں اسلام کو پھیلانا ہے اس کے لئے قرآن کریم سیکھو اور جتنا سیکھ سکو اتنا سیکھو۔

راتوں کو اٹھ کر دعائیں کرنیوالے ایک ہفتہ تک حضور کے سفر کی کامیابی کے لئے دعائیں کریں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی طرف سے خصوصی دعاؤں کی تحریک

ربوہ ۲۳ احسان / جون۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کے ان احباب سے جو راتوں کو اٹھ کر دعائیں کرنے کے عادی ہیں یا کبھی کبھی اٹھتے ہیں خصوصی ارشاد فرمایا ہے۔ کہ وہ آئندہ بدھ سے ایک ہفتہ تک روزانہ خاص طور پر اٹھ کر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے بیرونی ممالک کے سفر کی کامیابی کے لئے دعائیں کریں۔ حضور نے آج یہاں درس القرآن کلاس میں افتتاحی خطاب فرماتے ہوئے کہا کہ میرے اس سفر میں بہت برکتیں ہیں اس لئے احباب جماعت کو چاہیئے کہ بہت دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اب اپنے فضل سے تمام کام سنوار دے اور اس سفر کا جو مقصد ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت دنیا میں قائم ہو۔ اور نوع انسانی کے دل میں عظمت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہو جائے۔ اس کے پورا ہونے کے لئے بہت دعائیں کریں۔ حضور نے فرمایا کہ ہماری جماعت میں ایک مرکزی حصہ ہے جن کے لوگ مسلسل اور متواتر پچھلی رات کو جاگتے اور دعائیں کرتے ہیں۔ اور بعض وہ لوگ ہیں جو کبھی کبھی اٹھتے ہیں۔ ایسے لوگ ایک ہفتہ تک میرے اس سفر کی کامیابی کے لئے دعائیں کریں۔ حضور نے فرمایا کہ اس

باقی اگلے صفحہ پر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا اہم ارشاد

ہر احمدی گھر میں تفسیر صغیر اور تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ہونا ضروری ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے عہد مبارک کے زرّیں کارناموں میں سے ایک عظیم کارنامہ یہ ہے کہ حضور کے عہد میں کثرت کے ساتھ پاکستان اور بیرون پاکستان قرآن مجید کی اشاعت ہوئی ہے۔ چنانچہ اب تک خدا تعالیٰ کے فضل سے دو لاکھ قرآن مجید کی اشاعت ہو چکی ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خواہش ہے کہ جلد از جلد یہ تعداد دس لاکھ تک پہنچ جائے۔

اس ضمن میں حضور نے پاکستان کے احمدیوں کے لئے یہ ارشاد فرمایا ہے کہ ہر احمدی گھرانہ میں تفسیر صغیر اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تفسیر موجود ہونی چاہیئے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ابتداءً اس تحریک کا آغاز جماعت کراچی سے فرمایا۔ چنانچہ جماعت کراچی نے حضور کی تحریک پر فوری طور پر والہانہ لبیک کہا اور کافی تعداد میں تفاسیر منگوا لیں اور جائزہ لینا شروع کر دیا کہ کن احمدی گھرانوں میں تفاسیر موجود نہیں۔ تا ان کو پہنچانے کا پروگرام بنایا جا سکے۔

دوسری جماعتیں بھی اپنے ہاں جائزہ لے رہی ہوں گی۔ کیونکہ ہمارا مشاہدہ ہے کہ جونہی حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زبان مبارک سے کوئی ارشاد ہوتا ہے تو عہدہ داران جماعت احمدیہ اور افراد جماعت دن رات ایک کر دیتے ہیں تا حضور کے ارشاد کو جلد از جلد عملی جامہ پہنا دیں۔

اس لئے احباب جماعت اور عہدیداران جماعت سے درخواست ہے کہ وہ حضور کی مبارک تحریک کی طرف فوری توجہ دیں اور حضور کے ارشاد کو عملی جامہ پہنانے کے لئے اپنے ہاں جائزہ لیں اور جس جس احمدی گھر میں تفسیر صغیر اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تفسیر موجود نہ ہو۔ ان کے ہاں تفاسیر پہنچانے کا باقاعدہ پروگرام بنائیں تاکہ اشاعت قرآن مجید کا عظیم پروگرام پایۂ تکمیل کو پہنچ سکے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں ؎

”اے بے خبر بخدمت فرقاں کمر بہ بند
زاں پیشتر کہ بانگ برآید فلاں نماند“

اے بے خبر فرقان کی خدمت کے لئے کمر باندھ لے اس سے پہلے کہ یہ آواز آئے کہ فلاں شخص اس جہان سے کوچ کر گیا۔

اللہ تعالیٰ سب افراد جماعت کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ اپنے پیارے امام کے سامنے سرخرو ہو سکیں۔ اور ان کی دعائیں حاصل کر سکیں و باللہ التوفیق

(ادارۃ المصنفین ربوہ)

محترمہ صاحبزادی امۃ السلام صاحبہ کو بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کر دیا گیا

ربوہ ۳ احسان/جون۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پوتی محترمہ صاحبزادی امۃ السلام صاحبہ بنت قمر الانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کو آج صبح بہشتی مقبرہ ربوہ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔

صاحبزادی صاحبہ کی عمر ۶۴ سال تھی وہ یکم اور ۲ جون کی درمیانی رات قریباً ایک بجے شب انتقال فرما گئیں تھیں۔

مرحومہ کی نماز جنازہ آج صبح نماز فجر کے بعد مسجد مبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے پڑھائی۔ جس کے بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ مرحومہ موصوفہ ۱/۳ کی موصیہ تھیں۔ قبر تیار ہونے پر محترم صوفی غلام محمد صاحب ناظر بیت المالی خرچ نے دعا کروائی۔ اس موقعہ پر خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جملہ اصحاب اور دیگر احباب جماعت موجود تھے۔

محترمہ امۃ السلام صاحبہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زوجہ مطہرہ حضرت سیدہ نصرت جہاں کی سب سے بڑی پوتی تھیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں ۱۹۰۷ء میں پیدا ہوئی تھیں۔ آپ کی شادی محترم صاحبزادہ مرزا رشید احمد صاحب ابن حضرت مرزا سلطان احمد صاحب رضی اللہ عنہ سے ہوئی۔ آپ کی اولاد میں محترم صاحبزادہ مرزا نسیم احمد و محترم صاحبزادہ مرزا سلیم احمد، ثریا بیگم صاحبہ بیگم محترم صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب آصفہ بیگم صاحبہ بیگم محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب اور فوزیہ بیگم صاحبہ بیگم میجر ملک بشیر احمد صاحب زندہ موجود ہیں۔ جبکہ آپ کی ایک بڑی صاحبزادی محترمہ قدسیہ بیگم صاحبہ قادیان میں فوت ہو گئی تھی۔ آپ کے ایک صاحبزادے محترم صاحبزادہ مرزا شمیم احمد صاحب قریباً ۳۲ سال کی عمر میں دو تین سال پیشتر انتقال کر گئے تھے۔ آپ کا ذکر سیدنا حضرت المصلح الموعود نے آپ کی آمین کے موقعہ پر یوں کیا تھا۔ ؎

سلام اللہ کی پہلی عنایت
مسیحا نے جسے بخشی تھی برکت

اس آمین میں حضرت مصلح موعود نے اپنے بچوں میں صاحبزادی صاحبہ کو بھی شامل کیا تھا۔

صاحبزادی صاحبہ کی وفات پر ادارہ النور جملہ احباب خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے غم میں برابر کا شریک ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ حضرت صاحبزادی صاحبہ کو اپنے فضل سے اپنی مغفرت کی چادر میں لپیٹے اور اپنے فضل سے جنت الفردوس میں اعلیٰ درجات عطا کرے آمین

حضور کے سفر کی کامیابی کیلئے دعائیں کریں

بقیہ صفحہ نمبر ۶

جلسے میں بہت سے بڑے بڑے مرد اور عورتیں شامل ہیں۔ اور بہت لوگوں کو رات کو اللہ کر اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ جھکنے کی عادت ہے۔ ایسے لوگوں کو میری ہدایت ہے کہ وہ خاص طور پر یہ دعا کریں کہ نوع انسانی سکھ حاصل کرنے میں کامیاب ہو۔ اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کو نوع انسانی کے دکھ دور کرنے کی توفیق دے۔ حضور نے فرمایا کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اہل ربوہ اور اہل پاکستان کو ہر قسم کی [illegible] تکالیف اور دکھوں سے محفوظ رکھے۔ کیونکہ ہمیں تو اللہ تعالیٰ نے ہر حال میں انسان کا خیر خواہ بنایا ہے۔ ہم ہمیشہ دعائیں کرتے رہیں گے۔ حضور نے فرمایا کہ بہت سے ممالک میں غربت زیادہ ہے۔ لوگ سیاسی تکالیف میں مبتلا ہیں بہت سارے خطے ایسے ہیں جن میں سیاسی استعدادیں پورے طور پر نشوونما نہیں پا [illegible] ہیں۔ ان کے لئے دعا کریں اللہ تعالیٰ انسان کو توفیق دے۔ کہ وہ اپنی بھلائی کے لئے مال و دولت علم اور سمجھ بوجھ کا جائز استعمال کرے۔ تاکہ وہ دن جلد آئے کہ ساری دنیا ایک خاندان کی حیثیت سے محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو کر اپنی زندگی کے دن گزارنے والی بنے۔

اس کے بعد حضور نے دعا کروائی اور نو بجکر ۵۴ منٹ پر اختتامی اجلاس کا اختتام ہوا۔

اصل مطلب دعا سے اطمینان اور تسلی اور حقیقی خوشحالی کا پانا ہے

ملفوظات حضرت مہدی زمان علیہ السلام

پس اس میں کیا شک ہے کہ انسان کو اس خدا کی طرف رجوع کرنے کی حاجت ہے جس کے ہاتھ میں یہ تمام اسباب اور اسباب در اسباب ہیں۔ اور جس طرح خدا تعالےٰ کی کتابوں میں نیک انسان اور بد انسان میں فرق کیا گیا ہے اور ان کے جُدا جُدا مقام ٹھہرائے ہیں اسی طرح خدا تعالےٰ کے قانونِ قدرت میں اُن دو انسانوں میں بھی فرق ہے جن میں سے ایک خدا تعالےٰ کو چشمۂ فیض سمجھکر بذریعہ حالی اور قالی دعاؤں کے اس سے قوت اور امداد مانگتا اور دوسرا صرف اپنی تدبیر اور قوت پر بھروسہ کرکے دعا کو قابلِ مضحکہ سمجھتا ہے بلکہ خدا تعالےٰ سے بے نیاز اور متکبرانہ حالت میں رہتا ہے۔ جو شخص مشکل اور مصیبت کے وقت خدا سے دُعا کرتا اور اس سے حل مشکلات چاہتا ہے۔ وہ بشرطیکہ دُعا کو کمال تک پہونچا دے خدا تعالےٰ سے اطمینان اور حقیقی خوشحالی پاتا ہے اور اگر بالفرض وہ مطلب اس کو نہ ملے تب بھی کسی اور قسم کی تسلّی اور سکینت خدا تعالےٰ کی طرف سے اس کو عنایت ہوتی ہے اور وہ ہرگز ہرگز نامراد نہیں رہتا اور علاوہ کامیابی کے ایمانی قوت اس کی ترقی پکڑتی ہے اور یقین بڑھتا ہے لیکن جو شخص دُعا کے ساتھ خدا تعالےٰ کی طرف مونہہ نہیں کرتا وہ ہمیشہ اندھا رہتا اور اندھا مرتا ہے۔ اور ہماری اس تقریر میں ان نادانوں کا جواب کافی طور پر ہے جو اپنی نظر خطا کار کی وجہ سے یہ اعتراض کر بیٹھتے ہیں کہ بہتیرے ایسے آدمی نظر آتے ہیں کہ باوجود اس کے کہ وہ اپنے حال اور قال سے دُعا میں فنا ہوتے ہیں پھر بھی اپنے مقاصد میں نامراد رہتے اور نامراد مرتے ہیں اور بمقابل ان کے ایک اور شخص ہوتا ہے کہ نہ دعا کا قائل نہ خدا کا قائل وہ اُن پر فتح پاتا ہے اور بڑی بڑی کامیابیاں اس کو حاصل ہوتی ہیں۔ سو جیسا کہ ابھی مَیں نے اشارہ کیا ہے اصل مطلب دعا سے اطمینان اور تسلّی اور حقیقی خوشحالی کا پانا ہے۔ اور یہ ہرگز صحیح نہیں کہ ہماری حقیقی خوشحالی صرف اُسی امر میں میسر آسکتی ہے جس کو ہم بذریعہ دعا چاہتے ہیں بلکہ وہ خدا جو جانتا ہے کہ ہماری حقیقی خوشحالی کس امر میں ہے وہ کامل دعا کے بعد ہمیں عنایت کر دیتا ہے۔ جو شخص رُوح کی سچائی سے دعا کرتا ہے وہ ممکن نہیں کہ حقیقی طور پر نامراد رہ سکے بلکہ وہ خوشحالی جو نہ صرف دولت سے مل سکتی ہے اور نہ حکومت سے اور نہ صحت سے بلکہ خدا کے ہاتھ میں ہے جس پیرایہ میں چاہے وہ عنایت کر سکتا ہے ہاں وہ کامل دعاؤں سے عنایت کی جاتی ہے۔ اگر خدا تعالےٰ چاہتا ہے تو ایک **مخلص صادق** کو عین مصیبت کے وقت میں دُعا کے بعد وہ لذّت حاصل ہو جاتی ہے جو ایک شہنشاہ کو تختِ شاہی پر حاصل نہیں ہو سکتی سو اسی کا نام حقیقی مراد یابی ہے جو آخر دعا کرنے والوں کو ملتی ہے اور ان کی آفات کا خاتمہ بھی خوشحالی کے ساتھ ہوتا ہے لیکن اگر اطمینان اور سچی خوشحالی حاصل نہیں ہوئی تو ہماری کامیابی بھی ہمارے لئے ایک دُکھ ہے۔ سو یہ اطمینان اور روح کی سچی خوشحالی تدابیر سے ہرگز نہیں ملتی بلکہ محض دعا سے ملتی ہے۔ مگر جو لوگ خاتمہ پر نظر نہیں رکھتے وہ ایک ظاہری مراد یابی یا نامرادی کو دیکھکر **مدار فیصلہ** اسی کو ٹھہرا دیتے ہیں۔ اور اصل بات یہ ہے کہ خاتمہ بالخیر اُن ہی کا ہوتا ہے جو خدا سے ڈرتے اور دُعا میں مشغول ہوتے ہیں۔ اور وہی بذریعہ حقیقی اور مبارک خوشحالی کے سچی مراد یابی کی دولت غنی پاتے ہیں۔

(ایّام الصّلح)

The **ANNOOR** is edited and published for the AHMADIYYA MOVEMENT IN ISLAM, Inc., in the U.S.A. by Ata Ullah Kaleem, Missionary, West Coast Region, from 3336 Maybelle Way, Oakland, California 94619. Phone: 415/261-9481. The American Headquarters of the Ahmadiyya Movement in Islam are located at 2141 Leroy Place, N.W., Washington, D.C. 20008. Phone: 202/232-3737.

AHMADIYYA MOVEMENT IN ISLAM, INC.
WEST COAST REGION
3336 MAYBELLE WAY
OAKLAND, CA 94619

Non-Profit Organization
U.S. POSTAGE
PAID
OAKLAND, CA
PERMIT No. 4263